

شذرات

اسلامی تاریخ کی دو بڑی خوبیاں ایسی ہیں جو دوسری اقوام کی تاریخ میں نہیں ملتیں۔ ایک یہ کہ ہر واقعہ کے بیان میں سند کا ہونا۔ اس کی ابتداء تو علم حدیث سے ہوئی لیکن تاریخ میں بھی اسے نظر انداز نہیں کیا گیا اور یہی قرآن حکیم کا ارشاد ہے **فَاتُوا بَرَّهَانَ كُفْرٍ** یعنی اپنی بات اور مدعی کے لیے دلیل لاؤ۔ دوسری چیز ہے اپنے اسلاف کے حالات میں ان کے شبہ و گمان کی تفصیل۔ اس سلسلے میں حافظ ذہبی کی کتاب **المعبر فی خبر من غیر** پانچ جلدوں میں مستند کتاب مانی جاتی ہے اور اسی بیخ پر سندھ پاکستان میں **بذل القوة فی حوادث سنی النبوة** بارہویں صدی میں لکھی گئی جو حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کے شب و روز کے احوال پر مشتمل ہے۔

شروع سے لے کر آج تک علماء اسلام نے جو علوم و فنون کی خدمتیں کی ہیں وہ اتنی ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ ان میں سے چند تو وہ نابغہ روزگار تھے جو علمی دنیا میں بڑی شہرت کے مالک گزرے ہیں جیسا کہ امام ابن حزم اندلسی اور ابن جوزی وغیرہ

ابن حزم

۵۴۰ھ میں جہاں عالم اسلام میں بیسیوں واقعات ہوئے ہوں گے، وہاں علامہ ابن حزم کی ولادت بھی ہے۔ علامہ ابن حزم کی پیدائش ماہ رمضان ۵۴۰ھ میں قرطبہ میں ہوئی۔ آپ کا پورا نام علی بن احمد بن سعید بن حزم ہے۔ اور دادا کی طرف نسبت کی وجہ سے ابن حزم مشہور ہو گئے۔ آپ کا خاندان اصل میں فارس ایران کا رہنے والا ہے۔ آٹھویں پشت میں ان کا دادا خلف نامی پہلا شخص ہے جو اندلس آیا اور وہیں سکونت اختیار کی۔ علامہ ابن حزم کی تعلیم اندلس میں ہوئی

جون۔ جولائی ۱۳۳۸

آپ کو اگرچہ آبائی جاگیر حاصل تھی لیکن سرمایہ دارانہ زندگی سے نفرت تھی اس لیے جاگیر کو چھوڑ کر درویشانہ زندگی کو اختیار کیا۔ اپنے دور میں وہ اندلس کے اعلم اور ائمہ اسلام میں شمار ہوتے تھے اور وہاں کی ایک بڑی جماعت نے آپ کے آراء کو اختیار کیا، اس لیے انھیں "حزبیہ" کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن حزم بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے، کتاب اور سنت سے براہ راست احکام کا استنباط کرتے تھے، اس لیے آپ کو ظاہری المذہب کہا جاتا ہے جن کے سرگروہ امام داؤد ظاہری، امام شافعی علیہ الرحمۃ کے تلمیذ ہیں۔ باب الاسلام سندھ میں عربوں کے دور حکومت میں منصورہ سندھ کے قضاۃ بھی ظاہری مذہب پر شرعی فیصلے دیتے تھے اور ان کو ظاہری بتایا گیا ہے۔ تصنیف و تالیف میں آپ کا کوئی نظیر نہیں ملتا۔ شیخ ابن حزم کے صاحبزادے شیخ الفضل نے کہا ہے کہ ان کے پاس ان کے باپ کے خط سے چار سو کتابیں موجود ہیں جو اسی ہزار اوراق پر مشتمل ہیں۔ ابن حزم زبان کے تیز تھے، کوئی عالم آپ کی تنقید سے بچ سکا اس لیے مثل مشہور ہے کہ لسان ابن حزم و سیف حجاج شقیقین یعنی ابن حزم کی زبان اور حجاج کی تلوار دونوں آپس میں بہن، بھائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقت کے علماء نے علامہ ابن حزم کی سخت مخالفت کی اور حکومت سے ان کو شہر بدر کیا گیا اور "بلہ" گاؤں میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات ہوئی۔ اس وقت علامہ شیخ ابن حزم کی تالیفات میں مشہور کتابیں یہ ہیں:۔

(۱) المنسل فی الملل والاہواء والنحل (۲) المحلی، گیارہ جلدوں میں۔ پہلی کتاب مذاہب کی تاریخ ہے اور اس موضوع میں دنیا بھر میں پہلی کتاب ہے۔ اس کے بعد علامہ عبدالکریم شہرستانی نے اس قسم کی کتاب الملل والنحل لکھی، اور موجودہ دور کے عظیم فقیہ اور مؤرخ استاذ الوزیر نے بھی جامع کتاب لکھی۔ المحلی علامہ ابن حزم کی فقہ اسلام میں بے نظیر کتاب ہے۔ (۳) تیسری کتاب سیرت پاک پر جو اربع السیرۃ نامی کتاب ہے جو باوجود مختصر ہونے کے بڑی جامع کتاب ہے۔ (۴) الاحکام لاصول الاحکام، آٹھ جلدوں میں (۵) ابطال اقیاس والرأی۔ ابو الولید الباجی اور علامہ ابن حزم میں طویل مناظرات ہے۔

ابن حزمی

علامہ ابو الفرج عبد الرحمن ابن ابی الحسن الحزمی الحنبل اپنے دور کے علم اور حدیث میں

وقت کے امام تھے۔ وعظ کے فن میں تولدانی تھے۔ ان کی ولادت ۸۵۰ھ میں بروٹی اور وفات ۹۲۰ھ میں رمضان المبارک ۸۵۰ھ میں ہوئی۔ تصنیف و تالیف میں علامہ ابن جوزی بھی علامہ ابن تزم کی طرح ہیں۔ آپ کے متعلق یہ مشہور روایت ہے کہ اگر وہ کاپیاں جمع کی جائیں جو آپ نے لکھی ہیں اور پھر عمر اور زندگی کے ایام پر تقسیم کیا جائے تو ہر روز لکھنے کی مقدار ۹ بڑی کاپیوں پر پہنچتی ہے اس وقت جو آپ کی تالیفات موجود ہیں ان میں علم تفسیر میں زاد المیسر فی علم التفسیر چار جلدوں میں مشہور ہے اور حال ہی میں مصر سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ بے نظیر فوائد پر مشتمل ہے۔ آپ کی علم تاریخ میں تالیفات المتقنم دنیا بھر میں شہرت کی حامل ہے۔ موضوعات حدیث میں بھی آپ کی تالیفات دنیائے اسلام میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ البتہ آپ کے متعلق محدثوں میں یہ مشہور ہے کہ رجال کی تنقید میں ذرا سختی اور شدت سے کام لیتے تھے، اس لیے موضوعات ابن جوزی کتاب میں کئی ایسی احادیث بھی موضوعات میں شمار کی گئی ہیں جو موضوع نہیں ہیں۔ ابن قتیبہ کی کتاب المعارف کی طرح علامہ ابن جوزی نے ایک کتاب فہوم الاثر نام کی لکھی۔ علامہ ابن جوزی نہ صرف حدیث، فقہ اور علوم دین کے علامہ تھے بلکہ آپ کو فنی طب میں بھی بڑا کمال حاصل تھا، اس فن میں آپ کی کتاب لقط المنافع فی الطب تالیف ہے۔ آپ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ جن اطفال سے حدیث لکھتے تھے اور ان کو کاٹ کر بناتے یا اصلاح کرتے رہتے تھے اور اس کا برادر جو ہوتا تھا وہ جمع کرتے جاتے تھے وہ بھی ہو گیا تھا، اس سے ابن کے لکھنے کے اوسطاً کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ اس برادرے کی آگ سے وہ پانی گرم کیا جائے جس سے ان کو بعد وفات غسل دیا جائے، کیونکہ یہ برادرہ ابن الکلام کا ہے جس سے انھوں نے احادیث فنی لکھی ہیں۔ علامہ ابن جوزی حاضر جوابی میں تغیر نہیں رکھتے تھے۔ جوز ایک جگہ ہے جہاں ان کی سکونت تھی، اس لیے ان کو جوزی کہا جاتا ہے۔ آپ عربی اشعار بھی کہتے تھے اور عربی زبان کے بڑے فصیح شاعر مانے گئے ہیں۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے معاصر ہونے کی وجہ سے ابن جوزی کی شیخ سے کچھ مخالفت بھی چلتی تھی حالانکہ دونوں حنبلی المذہب تھے اور علم میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ حق کی طلب میں اگر مخالفت ہو تو کوئی بری بات نہیں ہے۔